حضرت ابراہیمؑ کی اپنی نسل میں سے ایک عظیم الشان نبی برپا ہونے کی دعا اور اسکی عظیم الشان قبولیت

خدا تعالیٰ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائے ہوئے طریق پر چلنے سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے

اللہ تعالیٰ کی معرفت کے دروازوں کے کھلنے کے لئے مجاہدہ کی ضرورت ہے جس کیلئے آنحضرتؐ کا اسوہ موجود ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 دسمبر 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 دسمبر 2007 کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضور انور نے حضرت ابراہیمؑ کی خدا تعالیٰ کے حضور اپنی نسل میں سے ایک عظیم الشان نبی کے برپا ہونے کی دعا اور اس کی عظیم الشان قبولیت کا مختلف آیات کریمہ کی روشنی میں تفصیل کے ساتھ تذکرہ فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ آیت نمبر 130 کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیت عید کے خطبہ پر بھی حضرت ابراہیمؑ کی دعا کے ضمن میں' میں نے پڑھی تھی۔ ایک عظیم رسول کے دنیا میں آنے کی دعا حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے کی اور اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم رسول آنحضرتؐ کی صورت میں مبعوث فرمایا۔ فرمایا کہ عید کے حوالے سے میں نے صرف قربانی کا ذکر کیا تھا کہ آپؐ نے قربانی کے بھی اعلیٰ معیار قائم کئے اور اپنے صحابہؓ میں بھی وہ روح پھونکی جس نے اپنی جان کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹانے کی کوشش کی اور کسی بھی قسم کی قربانی سے کبھی دریغ نہیں کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ نے جو دعا کی تھی وہ چار باتوں پر مشتمل تھی کہ میری نسل میں سے آنے والا بھی ان باتوں میں وہ معیار قائم کرے جو نہ پہلوں نے کبھی قائم کئے ہوں اور نہ بعد میں آنے والے اس تک پہنچ سکیں۔ تو آپؑ نے یہ دعا کی کہ اے میرے خدا روحانی ترقیات کے حصول کے لئے جو نبی مبعوث فرمائے، انسان کو نئے علوم سے متعارف کرانے اور اپنی ہستی کے ثبوت کیلئے دلائل سے پر تعلیم تو جس نبی پر اتارے، کائنات کے اسرار و رموز جس نبی کے ذریعے سے ظاہر فرمائے وہ رسول اے خدا میری دعا ہے کہ وہ میری نسل میں سے ہو اور بنی اسماعیل کی نسل میں سے ہو۔ اور اس کیلئے آپؑ نے چار چیزیں اس عظیم رسول کیلئے مانگیں اور وہ یہ ہیں کہ جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے، انہیں کتاب کی تعلیم دے، انہیں حکمت سکھائے اور جن لوگوں میں مبعوث ہو ان سب کا تزکیہ بھی ہمیشہ کرنے والا ہو اور ایسی تعلیم ہو جس کے ذریعے سے ہمیشہ تزکیہ ہوتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جیسا کہ ابراہیمؑ نے دعا کی تھی اس عظیم رسول کیلئے جو عظیم شریعت لانے والا رسول ہے، میں نے وہ دعا قبول کر لی اور وہ رسول بھیج دیا جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر ہماری آیات پڑھ کر سناتا اور تمہیں پاک کرتا ہے اور تمہیں کتاب اور اس کی حکمت سکھاتا ہے۔ اسی قسم کے مضمون کو سورۃ الجمعہ میں بھی دوہرایا گیا ہے۔ ان دونوں آیات اور پہلی آیت میں جو حضرت ابراہیمؑ کی دعا تھی ایک بظاہر معمولی ترتیب کا فرق ہے لیکن یہ فرق حکیم خدا تعالیٰ کی ذات نے خاص حکمت سے رکھا ہے۔ گویا قرآن کریم کا ہر لفظ اور اس کی ترتیب اپنے اندر حکمت لئے ہوئے ہے۔

حضور انور نے حضرت ابراہیمؑ کے ان چار امور کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا اور فرمایا لفظ آیت کے مختلف معانی ہیں۔ یہاں اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ تعلیم جو اس پاک نبی پر اترے اس کو لوگوں کو سنائے اور اس میں جن نشانات اور معجزات کا ذکر ہو وہ بتا کر لوگوں کے ایمانوں کو تازہ کرے اور ایسے دلائل لوگوں کے سامنے پیش کرے جن سے ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے پیدا ہو۔ فرمایا آیت کے ایک معانی ٹکڑے کے بھی ہیں یعنی جو تعلیم آنحضرتؐ پر اترے گی وہ ایک وقت میں نہیں بلکہ ٹکڑوں میں اترے گی۔ قرآن کریم کے ٹکڑوں میں اترنے کو حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نشان کے طور پر پیش فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ 23 سال کے عرصے پر پھیل کر قرآن کریم کا اترنا قرآن کریم اور آنحضرتؐ کی سچائی کی بھی دلیل ہے حضور انور نے واقعات کی صورت میں مختلف مثالیں دیکر تفصیل سے اس کا ذکر فرمایا۔ پس یہ آیات کا ٹکڑوں میں اترنا جہاں حضرت ابراہیمؑ کی دعا کی قبولیت ہے وہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس عظیم رسولؐ پر ایک عظیم تعلیم کے اترنے کا بھی نشان ہے اور یہی اس تعلیم کی خوبصورتی بھی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ پر جو آیات اتریں ان کے ذریعے سے ان لوگوں کو جو آپؐ کی پیروی کرنے والے تھے۔ خدا تعالیٰ کی ذات کا ادراک پیدا ہوا۔ پس آنحضرتؐ کے بتائے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے آپؐ کو بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے اور چلنے سے ہی اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔